Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

بدور ہفتہ

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۱۲ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ ــ ۸ ماہ فتح ۱۳۵۲ ہش ــ ۸ دسمبر ۱۹۷۳ء	نمبر ۲۷۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۷ ماہ فتح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی ، درازیٔ عمر اور دینی مہمات میں کامیابی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۔ ۷ ماہ فتح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔

سردرد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکو صحت کاملہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے ۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم وہ یقینی کلام الٰہی ہے جس میں انسان کا ایک نقطہ یا ایک شعشہ تک کا دخل نہیں ہے

اس کے حرف حرف گنے ہوئے ہیں اور یہ ہر طرح کی تبدیلی اور تحریف سے محفوظ ہے

۱۔ ” قرآن کریم وہ یقینی اور قطعی کلام الٰہی ہے جس میں انسان کا ایک نقطہ یا ایک شعشہ تک کا دخل نہیں اور وہ اپنے الفاظ اور معانی کے ساتھ خدا تعالیٰ کا ہی کلام ہے اور کسی فرقہ اسلام کو اس کے ماننے سے چارہ نہیں اس کی ایک ایک آیت اعلیٰ درجہ کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے ، وہ وحی متلو ہے جس کے حرف حرف گنے ہوئے ہیں ۔ وہ بباعث اپنے اعجاز کے بھی تبدیل اور تحریف سے محفوظ ہے “ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۲۸ ، ۵۲۹)

۲۔ ” قرآن کریم کے دقائق و معارف و حقائق بھی زمانہ کی ضرورت کے موافق ہی کھلتے ہیں ۔ مثلاً جس زمانہ میں ہم ہیں اور جن معارفِ فرقانیہ کی بمقابل دجالی فرقوں کے ہمیں اس وقت ضرورت آپڑی ہے ۔ وہ ضرورت ان لوگوں کو نہیں تھی جنہوں نے ان دجالی فرقوں کا زمانہ نہیں پایا ۔ سو وہ باتیں ان پر مخفی رہیں اور ہم پر کھولی گئیں “

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۴۹)

۳۔ ” جس قدر معارف و حقائق بطونِ قرآن کریم میں چھپے ہوئے ہیں جو ہر ایک قسم کے ادیانِ فلسفیہ و غیر فلسفیہ کو مقہور و مغلوب کرتے ہیں ، ان کے ظہور کا زمانہ یہی تھا ۔ کیونکہ وہ بجز تحریک ضرورتِ پیش آمدہ کے ظاہر نہیں ہو سکتے تھے ۔ سو اب مخالفانہ حملے جو نئے فلسفہ کی طرف سے ہوئے تو ان معارف کے ظاہر ہونے کا وقت آ گیا ۔ اور ممکن نہیں تھا کہ بغیر اسکے کہ وہ معارف ظاہر ہوں اسلام تمام ادیانِ باطلہ پر فتح پا سکے ۔ کیونکہ سیفی فتح کچھ چیز نہیں ۔ اور چند روزہ اقبال کے دور ہونے سے وہ فتح بھی معدوم ہو جاتی ہے ۔ سچی اور حقیقی فتح وہ ہے جو معارف اور حقائق اور کامل صداقتوں کے لشکر کے ساتھ حاصل ہو “

(از ازالہ اوہام صفحہ ۷۷۶)

وقفِ جدید کا سال ختم ہونے میں
۲۳ دن باقی رہ گئے ہیں :

(۱) کیا آپ اپنا چندہ وقفِ جدید ادا فرما چکے ہیں ؟
(۲) کیا آپ کی جماعت اپنا وعدہ پورا کر چکی ہے ؟

(ناظم مال وقفِ جدید)

سالِ نو کے وعدہ جات جلد بھجوائیے

احباب کرام کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال وعدہ جات تحریک جدید بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۳ء (مطابق ۳۱ فتح ۱۳۵۲ ہش) مقرر فرمائی ہے ۔ اب جماعتوں کو چاہیئے کہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے وعدے جلد از جلد بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں ۔

آخری تاریخ کے انتظار میں رہنا بسا اوقات ناکامی کا باعث ہوتا ہے ۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ فتح ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء) بروز بدھ ، جمعرات ، جمعہ مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا ۔ احباب جماعت اس بابرکت جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش فرمائیں ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر :۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر :۔ سید عبد الحی ۔ مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ رماہ فتح ۱۳۵۲ ھش

مادی طاقتیں اور الٰہی منصوبے

اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں پر دو اہم فرض عائد کئے ہیں اور ان ہر دو فرائض کی ادائیگی میں انتہائی کوشش بروئے کار لانے کا حکم دیا ہے۔ ان میں سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے قلوب و اذہان کو قرآنی انوار سے منور کریں اور پھر قرآن مجید کی لازوال و بے مثال تعلیم کے عین مطابق حسن عمل سے مزین ہوں۔ دوسرا فرض جو اُن پر عائد کیا گیا ہے یہ ہے کہ وہ خود ہی قرآنی انوار سے منور نہ ہوں اور خود ہی قرآنی تعلیم کے مطابق حسن عمل کا نمونہ نہ بنیں بلکہ قرآن ہاتھوں میں لیکر دوسرے ملکوں اور قوموں کے درمیان جائیں اور انوارِ قرآنی کے ذریعہ وہاں بھی شیطانی ظلمات کو مٹائیں اور دوسروں کو بھی حسن عمل سے مزین کرنے کی کوشش کریں۔ ان میں سے اوّل الذکر فرض کو جہاد اکبر قرار دیا گیا ہے اور دوسرے فرض کو جہاد کبیر۔ ان دونوں فرائض کو جہاد قرار دینے میں حکمت یہ ہے کہ اس طرح مومنوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ ان دونوں فرائض کی ماحقہ ادائیگی میں وہ انتہائی کوشش عمل میں لائیں اور حسب استعداد و حسبِ استطاعت ان کی ادائیگی میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں کیونکہ جہاد کہتے ہی انتہائی کوشش کو ہیں۔

پھر یہ دونوں جہاد ایک دُوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ جہاد کبیر یعنی دُوسروں کو بھی قرآنی انوار سے منور کرنے اور انہیں بھی قرآنی تعلیم پر عمل پیرا کرا کے حسن عمل سے مالا مال کر دکھانے کی توفیق اس وقت تک نہیں مل سکتی جب تک کہ ایک مومن خود جہاد اکبر کے ذریعہ قرآنی انوار اور حسن عمل سے مالا مال نہ ہو۔ اور جسے صحیح معنوں میں جہادِ اکبر کا فریضہ کامیابی سے ادا کرنے کی توفیق مل جاتی ہے وہ جہاد کبیر کا فریضہ ادا کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ ان دونوں جہادوں کے دوران مومنوں کو دو عظیم خطروں سے دوچار ضرور ہونا پڑتا ہے۔ ان ہر دو خطرات کے کامیاب مقابلہ پر ہی اُنکا کامیابی سے ہمکنار ہو کر فائز المرام ہونا موقوف ہے۔ اسلام نے ان دونوں خطرات کا بھی ذکر کیا ہے اور ان کے کامیاب مقابلہ کے طریق پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

جہاں تک جہاد اکبر کا تعلق ہے یہ خطرہ شیطان کے اندرونی حملہ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے جہاد کبیر کے دوران شیطان بیرونی طور پر حملہ آور ہو کر مومنوں کو بد دل اور ہراساں کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتا۔ جہاد اکبر کے وقت شیطان ہر مومن کو باطنی طور پر ورغلاتا ہے کہ وہ ہرگز بھی نفسانی ظلمات سے باہر نہ آئے۔ برخلاف اس کے جہاد کبیر کے وقت وہ ظلمات میں بھٹکنے والوں کو نہ صرف مومنوں کی باتوں پر کان نہ دھرنے کی ترغیب دیتا ہے بلکہ اُنہیں مومنوں کی مخالفت پر آمادہ کر کے اُن پر حملہ آور ہونے اور انہیں کالعدم کر دینے پر اُکساتا ہے۔ شیطان کے ان اندرونی اور بیرونی حملوں سے محفوظ رہنے اور علی الترتیب جہاد اکبر اور جہاد کبیر میں کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو ایک خاص ہتھیار عطا کیا ہے اور وہ ہے دُعا کا انتہائی کارگر ہتھیار۔ ان حملوں کے وقت مومن اس ہتھیار کو کام میں لاکر خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ مومنوں کی دُعاؤں کو قبول کرتے ہوئے رجوع برحمت ہوتا ہے اور شیطانی منصوبوں اور اس کے مکروں کو پاش پاش کر کے رکھ دیتا ہے اور اس طرح اپنی تقدیر خاص کو بروئے کار لاکر غلبۂ حق کی جد و جہد میں مومنوں کو کامیابی سے ہمکنار کر دکھاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسی لئے قائم کیا ہے کہ اسکے افراد جہادِ اکبر اور جہاد کبیر کا فریضہ کامیابی سے ادا کر کے دُنیا میں شیطانی ظلمتوں کو پاش پاش کر کے رکھ دیں اور قرآنی انوار کی مدد سے اسلام کو پُورے کرۂ ارض پر غالب کر دکھائیں۔ اس راہ میں اُن کا قدم قدم پر مخالفت کی آگ میں سے گزرنا ضروری ہے۔ وہ اپنی دُعاؤں کے ذریعہ اس آگ میں سے بسلامت گزرتے اور شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اس حقیقت سے ان سے زیادہ اور کوئی آگاہ نہیں ہے کہ قرآنی انوار کے ذریعہ شیطانی ظلمتوں کو پاش پاش کرنے کے انتہائی مشکل اور صبر آزما کام میں ان کا سب سے کارگر ہتھیار دُعا ہی ہے جس کی مدد سے وہ شیطان کے اندرونی اور بیرونی حملوں کو ناکام بنا کر مشرق و مغرب میں بسنے والی اقوام کو قرآنی انوار سے منور کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

فی زمانہ جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی عالمگیر اشاعت کے ذریعہ قرآنی انوار کو ساری دُنیا میں پھیلانے کی ایک زبردست مہم چلائی ہوئی ہے اور دُنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کرا کے لاکھوں کی تعداد میں ان کے نسخے دُنیا کی ہر قوم اور اس کے افراد تک پہنچانے کے انتہائی وسیع پیمانہ پر انتظامات کئے جا رہے ہیں اور اس منصوبہ پر علی الخصوص افریقی اور یورپی ممالک میں عمل شروع بھی ہو چکا ہے ہمارا فرض ہے کہ شیطان کے باطنی اور ظاہری حملوں اور اس کے پھیلائے ہوئے اندھیروں اور مخالفت کی شکل میں اُٹھنے والی آندھیوں اور طوفانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جہاد اکبر اور جہاد کبیر ان ہر دو جہادوں میں اپنی کوشش اور محنت کو اپنی استعداد کی آخری حد تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ دُعاؤں کے کارگر ہتھیار سے استفادہ کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں تا شیطانی اندھیرے پاش پاش ہوتے اور ان کی جگہ قرآنی انوار غالب آتے چلے جائیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں ہماری اس اہم اور عظیم ذمہ داری سے مسلسل آگاہ فرماتے چلے آ رہے ہیں چنانچہ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک نہایت ہی اہم ارشاد پر ان معروضات کو ختم کرتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-

"پس میں جماعت کے دوستوں سے کہتا ہوں کہ تم بھی خدا کے سپاہی بنو۔ جہاد اکبر میں تم اپنی محنتوں کو انتہا تک پہنچاؤ اور اپنی محنتوں کو روزانہ زیادہ سے زیادہ آگے بڑھانے کے لئے اپنی قوتوں اور استعدادوں کو احسان فی العمل کے حکم میں دی گئی ہدایت کے مطابق کام کرتے ہوئے آگے سے آگے لے جاؤ۔ پھر جب تم اصلاحِ نفس کر لو گے، پھر جب تم اپنی طاقت اور استعداد کے مطابق اپنے سینوں کو قرآنی انوار سے بھر لو گے تو جہاد کبیر کے دوران تمہاری زبانیں جب ہوا میں آواز کی لہریں پیدا کریں گی تو وہ محض آواز کی لہریں نہ ہوں گی بلکہ ان لہروں کے ساتھ قرآن کریم کے نہایت ہی اچھے اور عمدہ عطر کی خوشبو بھی دُنیا کی طرف جائے گی۔ جہاد اکبر کے علاوہ تمہیں جہاد کبیر میں بھی انتہائی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ قرآن کریم کی عظمت بنی نوع انسان کے دلوں میں بیٹھ جائے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اعلیٰ مقام اور بلند ترین مرتبہ ہے دُنیا اس سے آگاہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا جھنڈا دُنیا کے کونہ کونہ میں گاڑ دیا جائے۔ پس دوست اس اہم اور بابرکت کام کے لئے انتہائی کوشش کریں ورنہ یہ جہاد کبیر نہیں ہوگا۔ اس میں ہماری پُوری کوشش صرف ہونی چاہیئے۔ اگر دو فیصد کمی رہ گئی تو وہ بھی خدا تعالیٰ کے نزدیک جہاد نہیں ہوگا، عربی لغت کے لحاظ سے بھی جہاد نہیں ہوگا، اسلامی اصطلاح کے لحاظ سے بھی جہاد نہیں ہوگا۔ اگر دُنیا یہ سمجھے کہ یہ غریب اور بے کس اور بے سہارا جماعت ہے، اسکے پاس مادی سامان نہیں ہیں، اس لئے مادی سامانوں کے ساتھ ہم اسلام کی اس فوج کو مٹا سکتے ہیں تو یہ اُن کی بڑی غلطی ہوگی۔ اگر وہ عملاً ایسا کرنا چاہیں تو محض خدائے قادر و توانا پر بھروسہ رکھ کر، محض اس کی طاقتوں پر کامل یقین کر کے اس کی قدرتوں کا عرفان رکھتے ہوئے اور دُعاؤں کے ذریعہ اُس کے فضل کو جذب کر کے دُنیا کو یہ نظارہ دِکھلا دو کہ مادی طاقتیں الٰہی منصوبوں کو کبھی پاش پاش نہیں کر سکتیں بلکہ یہ اللہ تعالےٰ کا منصوبہ اور تدبیر ہی ہے جو ظلمات اور شیطانی منصوبوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ جولائی ۱۹۷۲ء مطبوعہ الفضل ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائر فیجی

جغرافیائی۔ تاریخی اور مذہبی حالات

مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج جزائر فیجی

جزائر فیجی کو بحر الکاہل کے جنوب مغربی جزائر میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اور یہ ان کے لئے باب الابواب کا کام دیتا ہے۔ فیجی اس شاہراہ پر واقع ہے جو آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، امریکہ اور کینیڈا کو ملاتی ہے یہاں سے نیوزی لینڈ ۱۳۱۰ میل آسٹریلیا ۱۹۶۰ میل ہونولولو ۳۱۸۳ میل اور سان فرانسسکو ۱۱۷۵ میل ہے

جزائر فیجی چھوٹے بڑے ۳۲۲ جزائر پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ایک سو جزائر میں انسانی آبادی پائی جاتی ہے۔ باقی جزائر صرف کاشتکاری کے لئے استعمال میں لائے جاتے ہیں یا خاص موسم میں ان میں جا کر مچھلی کا شکار کیا جاتا ہے

جزائر فیجی کا کل رقبہ بری اور بحری ملا کر دو لاکھ پچاس ہزار (۲۵۰۰۰۰) مربع میل ہے جس میں سے بری رقبہ صرف سات ہزار پچپن (۷۰۵۵) مربع میل ہے وی ٹی لیوو (VITI LEVU) سب سے بڑا مرکزی جزیرہ ہے مردم شماری اور کاشتکاری کے لحاظ سے بھی یہی سب سے بڑا ہے۔ اسی میں صوا (SUVA) دارالحکومت ہے جو لحاظ آبادی سب سے بڑا شہر ہے اور سب سے بڑی بندرگاہ بھی ہے اسی جزیرہ میں دوسرا بڑا مقام ناندی ہے (NANDI) جو وی ٹی لیوو کے مغربی کنارہ پر واقعہ ہے۔ اور انٹرنیشنل ایئرپورٹ ہے محل وقوع کے لحاظ سے فیجی طول البلد کے ایک سو اسیویں خط کے ساتھ ساتھ عین مغربی جانب واقع ہے۔ یہ خط انٹرنیشنل ڈیٹ لائن INTERNATIONAL DATE LINE قرار دیا گیا ہے۔ جہاں سے دن کا آغاز ہوتا ہے اور یہ خط مشرق اور مغرب کے درمیان وقت کا فرق ظاہر کرتا ہے چنانچہ مغرب کی طرف جانے والے مسافر جب اس خط (DATE LINE) سے گذریں گے تو تاریخ ایک دن آگے کر دینگے اور مشرق کی طرف جانے والے مسافر جب اس خط کو عبور کریں گے تو تاریخ ایک دن پیچھے کر دیں گے۔

اسی بناء پر باشندگان فیجی کو بجا فخر ہے کہ فیجی دنیا بھر میں وہ واحد ملک ہے جہاں سے دن کا آغاز ہوتا ہے۔ چنانچہ اس خصوصی امتیاز کو ظاہر کرنے کے لئے فیجی کے ایک صدی پرانے اور کثیر الاشاعت روزنامہ فیجی ٹائمز (THE FIJI TIMES) کے سرورق پر یہ عبارت مستقل عنوان کی صورت میں درج کی جاتی ہے

The First newspaper published in the world every day. Suva is just west of the international dateline where the new day begins.

یعنی دنیا کا سب سے پہلا روزنامہ جو ہر روز شائع ہوتا ہے صوا (دارالحکومت فیجی) بین الاقوامی ڈیٹ لائن کے عین مغرب میں واقعہ ہے۔ جہاں سے ہر نئے دن کا آغاز ہوتا ہے۔

سلسلہ احمدیہ کی حقانیت کا نشان

فیجی کا انٹرنیشنل ڈیٹ لائن کے ساتھ ساتھ عین مغربی کنارہ پر واقع ہونا جماعت احمدیہ کے لئے بھی فخر کا موجب ہے کیونکہ سلسلہ احمدیہ کی حقانیت کا یہ ایک جیتا جاگتا نشان ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا:

"میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت دوں گا۔ اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا" (تذکرہ صفحہ [illegible])

پھر پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیح موعود کی ایک علامت یہ بتائی "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی" (تذکرہ صفحہ ۱۳۹)

جزائر فیجی میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت سے جماعت احمدیہ قائم ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی محبت ان کے دلوں میں جاگزیں ہے اور خلافت حقہ احمدیہ کے ساتھ وابستہ اور اس پر قربان ہیں۔

حکومت۔ جزائر فیجی پر انگریزوں نے ۱۸۷۴ء میں قبضہ کیا تھا۔ ۱۹۷۰ء میں اسکو آزادی ملی۔ اب یہاں برطانوی طرز کی پارلیمنٹری حکومت قائم ہے اور برطانوی کامن ویلتھ میں شامل ہے اور یو۔ این۔ او کا بھی رکن ہے۔ ملک میں دو سیاسی پارٹیاں ہیں (۱) الائنس پارٹی (۲) فیڈریشن پارٹی۔ اس وقت الائنس پارٹی برسر حکومت ہے اور "راتو میسی مارا" وزیر اعظم ہیں۔ جو فیجین قوم کے فرد ہیں اگرچہ ملک اندرونی طور پر آزاد ہو چکا ہے مگر اب بھی گورنر جنرل کا تقرر برطانیہ کی منظوری سے ہوتا ہے۔ اس وقت "راتو جارج داکمباؤ" گورنر جنرل ہیں۔ آپ کا تعلق فیجی کے پرانے شاہی خاندان سے ہے۔

باشندے۔ جزائر فیجی میں مقامی باشندوں کے علاوہ انڈین، یورپین، دوغلے، چینی اور جاپانی باشندے بھی آباد ہیں۔

اصلی باشندے فیجین ہیں جن کو کائی ویتی (KAIVITI) بھی کہا جاتا ہے۔ بعض روایات کے مطابق یہ وسط ایشیا سے ترک وطن کر کے یہاں آباد ہوئے ایک روایت یہ بھی ہے کہ یہ لوگ افریقہ سے یہاں پہنچے۔ ان کا طرز رہائش افریقہ کے لوگوں سے ملتا جلتا ہے بال گھنگھریالے ہیں چہرے کی شبیہ بھی کسی قدر افریقی لوگوں سے ملتی ہے تقریباً دو سو سال قبل فیجین لوگوں میں مردم خوری بھی تھی

ہندوستانی باشندے فیجی کے مستقل باشندے بن چکے ہیں۔ ان کی تعداد فیجین باشندوں سے بھی زیادہ ہو چکی ہے فیجی کی غیر آباد زمین کو زیر کاشت لانے اور آباد کرنے کے لئے ہندوستان سے لوگوں کو بھرتی کر کے سمندری جہازوں کے ذریعہ فیجی لایا جاتا رہا۔ یہ سلسلہ ۱۸۷۹ء سے شروع ہوا۔ اور سنہ ۱۹۲۰ء تک جاری رہا ان لوگوں میں زیادہ تعداد جنوبی ہند کے لوگوں کی ہے۔ جو ملیالم بولتے ہیں فیجی میں گنے کی پیداوار کا سارا کام اب تک یہ ہندوستانی باشندے ہی کرتے ہیں ہندوستانیوں میں ہندو، مسلمان اور سکھ سب ہی مذاہب کے لوگ پائے جاتے ہیں۔

یورپین، چینی اور جاپانی باشندے گو تعداد میں زیادہ نہیں۔ لیکن بڑے ہوٹل بڑی بڑی کمپنیاں اور تجارتی فرمیں اور بینک یورپین لوگوں کے ہیں۔

آب و ہوا اور پیداوار

جزائر فیجی منطقہ حارہ میں واقع ہیں لیکن سمندر سے گھرے ہوئے ہونے کی وجہ سے آب و ہوا مرطوب ہے موسم پاکستان سے بالکل برعکس ہیں۔ یعنی پاکستان میں موسم گرما ہو تو فیجی میں موسم سرما ہوتا ہے۔ بارش سالانہ مشرقی حصے میں ۱۲۰ انچ اور مغربی حصے میں ۸۰ انچ سالانہ ہوتی ہے۔ پیداوار حسب ذیل ہے

۱۔ گنا: گنے کی فصل بہت کامیاب ہے اس کا دارومدار کلی طور پر بارش پر ہے نہری پانی کی نہ ضرورت ہے اور نہ اس کا انتظام ہے چار شوگر ملز ہیں۔ چینی یورپین ممالک کو بھیجی جاتی ہے

۲۔ ناریل: ناریل کی پیداوار ملک کے ہر حصہ میں بافراط ہوتی ہے۔ ناریل بھی یورپین ممالک کو بھیجا جاتا ہے۔

۳۔ چاول: چاول کی کاشت تو ہوتی ہے لیکن ملکی ضرورت پوری نہیں ہوسکتی ہے۔ پھل: پھلوں میں سے پپیتا، کیلا اور انناس آم اور بریڈ فروٹ پیدا ہوتے ہیں۔ کساوا۔ شکر قندی اور آلو وغیرہ چیزیں بھی کافی پیدا ہوتی ہیں گندم۔ گندم کا آٹا، مکھن اور دودھ اور کھانے کی اکثر اشیاء باہر سے منگوائی جاتی ہیں۔

مذاہب۔ جزائر فیجی میں متعدد مذاہب کے پیرو پائے جاتے ہیں (۱) یہاں کے اصل فیجین باشندے سب کے سب عیسائی ہیں۔ فیجی میں پہلے یورپین لوگ آئے۔ اس کے بعد عیسائی مشنری آنے شروع ہوئے اور آج سے دو سو سال قبل یہ لوگ سب کے سب عیسائی ہو گئے (۲) ہندوستانیوں میں ہندو مذہب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لوگ اکثریت میں ہیں۔ پنجاب کے سکھ بھی ہیں۔ مسلمانوں کی تعداد پچاس ہزار کے لگ بھگ ہے اور زیادہ تر اہلسنت والجماعت فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

مذہبی آزادی قائم ہے اور ہر نقطۂ خیال کے لوگوں کو اپنے خیالات اور عقائد کی تبلیغ و اشاعت کی اجازت ہے اور حکومت کی طرف سے ہر ایک مذہب کو اسکے جائز حقوق کا تحفظ دیا جاتا ہے۔

ٹورسٹ: فیجی میں سیاح کثرت سے آتے ہیں۔ امریکہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، کینیڈا، امریکہ، برطانیہ، فرانس اور دیگر یورپین ملکوں کے ٹورسٹوں کی آمد کا سارا سال ایک تانتا بندھا رہتا ہے۔ ساحل کے ساتھ ساتھ چاروں طرف اعلیٰ درجہ کے تمام ضروری آرام دہ سامان سے آراستہ بہترین ہوٹل تعمیر کئے گئے ہیں۔ ان ہوٹلوں کا انتظام بھی یورپین لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان ٹورسٹوں میں تبلیغ و اشاعت کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں اور ملاقاتوں کے ذریعہ ان کو اسلام و احمدیت سے روشناس کیا جاتا ہے اور لٹریچر بھی دیا جاتا ہے جو وہ اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔

احمدیت: فیجی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ بعض اشخاص کے ذریعہ نیز حضور علیہ السلام کی تصانیف کے ذریعہ سنہ ۱۹۳۰ء میں پہنچ چکی تھی مگر باقاعدہ تبلیغی مشن سنہ ۱۹۶۱ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں شروع ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالات و ضرورت کے مطابق روز بروز ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جزائر فیجی کے طول و عرض میں جماعت احمدیہ کی سات مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ انگریزی، اردو، ہندی اور فیجین زبان میں جماعت کا لٹریچر شائع کیا جاتا ہے۔ ایک انگلش اور ہندی پریس ہے جو جماعت چلا رہی ہے۔ اور ایک پرائمری سکول ہے جو تحریک جدید انجمن احمدیہ پرائمری سکول کے نام سے جاری ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام ایک الوداعی تقریب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

ربوہ — یکم فتح ۱۳۵۲ھش (مطابق یکم دسمبر ۱۹۷۳ء) بروز ہفتہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایک خاص الوداعی تقریب خدام الاحمدیہ کے سابق صدر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ایم اے کے اعزاز میں منعقد ہوئی۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ شفقت رونق افروز ہو کر نہایت بیش قیمت اور زریں نصائح فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا تعلق اس جماعت سے ہے جس کا مقصد غلبۂ اسلام کی مہم کو سر کرنا ہے اور جس کی زندگی اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کے ماتحت قیامت تک ممتد ہے۔ لہٰذا خدام الاحمدیہ کا کام بھی قیامت تک چلتا چلا جائے گا۔ اس کے صدر اور اسکے جملہ کارکنوں کو ہمیشہ یہ امر اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھنا چاہیے کہ انہوں نے کسی مقام پر نہیں رکنا بلکہ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانا ہے کیونکہ رکنا اور ٹھہرنا موت کے مترادف ہے جو بہرحال ہمارے لئے مقدر نہیں۔ لہٰذا جانے والے کارکنوں کو اپنی تمام ذمہ داریوں کو نئی روح کے ساتھ ادا کرنا چاہیے اور نئے آنے والے کارکنوں کو پہلوں سے بھی بڑھ کر خوش اسلوبی اور جانفشانی سے کام کرنا چاہیے کیونکہ ان پر پہلے کارکنوں سے زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

یہ الوداعی دعوت عصرانہ بعد نماز عصر ایوان محمود میں منعقد ہوئی اس میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مقامی کے عہدیداران اور سرگودھا۔ لائلپور اور جھنگ کے قائدین اضلاع کے علاوہ اس تنظیم کے متعدد سابق اعلیٰ عہدیداران اور بزرگان سلسلہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

تقریب کا آغاز ساڑھے چار بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری سے ہوا۔ جبکہ مرکزی مجلس عاملہ کے مہتممین نے صدر مجلس مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کی قیادت میں حضور کا خیر مقدم کیا۔ اس تقریب میں حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ جن احباب کو بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان میں مجلس کے سابق صدر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب موجودہ صدر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ کے علاوہ مجلس کے صدر اول مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل۔ معتمد اول مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے اور سابق صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور سابق نائب صدر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب و محترم سید محمود احمد صاحب ناصر بھی شامل تھے۔

اکل و شرب کے بعد مکرم مشتاق احمد صاحب طاہر مہتمم مقامی نے تلاوت قرآن مجید سے کارروائی کا آغاز کیا جس کے بعد مکرم اللہ بخش صاحب شاہد معتمد مجلس مرکزیہ نے مجلس عاملہ مرکزیہ کی طرف سے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہ خصوصی تقریب محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کے چار سالہ کامیاب دور صدارت پر جذبات عقیدت و تشکر کے اظہار اور اجتماعی دعا کی غرض سے منعقد ہوئی ہے۔ آپ نے بتایا کہ محترم چوہدری صاحب موصوف کے عہد صدارت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی راہنمائی میں خدام الاحمدیہ کے ہر شعبہ میں نمایاں کام ہوا ہے۔ خصوصاً اجتماعات، تربیتی کلاسز، نئی مجالس کے قیام، مجالس کی تنظیم و تاسیس، تعلیم۔ تربیت۔ خدمت خلق۔ اطفال۔ صحت جسمانی۔ گھوڑ دوڑ اور سائیکل سفر کی طرف آپ نے بہت توجہ دی اور انتہائی انکساری۔ بے نفسی اور مسلسل محنت کے ساتھ احمدیت کی نوجوان نسل میں اطاعت و وفاکیشی اور خلافت سے گہری وابستگی جیسی صفات کو اجاگر کرنے کی سعی فرمائی یہی وجہ ہے کہ متعدد مواقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم چوہدری صاحب کے کام پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ آخر میں آپ نے درخواست دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اس تنظیم کو اخلاص۔ ہمت اور محنت سے کام کرنے والے کارکنان عطا فرماتا رہے۔

سپاسنامہ پیش کئے جانے کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے مختصر تقریر فرمائی جس میں آپ نے فرمایا کہ میں اس تقریب کے لئے دلی طور پر شکرگذار ہوں سپاسنامہ میں میرے جن کاموں کا ذکر کیا گیا ہے درحقیقت وہ کسی فرد واحد کے کام نہیں ہیں کیونکہ ان میں جملہ مرکزی عہدیداران۔ ضلعی و علاقائی قائدین اور دیگر اراکین کا بھی حصہ ہے اور سب سے بڑھ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ اور شفقت اور راہنمائی کی بدولت وہ کام سرانجام ہوئے ہیں میں ان سب کارکنان اور عہدیداران کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں جو میرے ساتھ تعاون کرتے رہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

آپ کی تقریر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایمان افروز خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ آج کی اس تقریب کے دو پہلو ہیں ایک کا تعلق خدام الاحمدیہ کے جانے والے صدر سے ہے اور دوسرے کا تعلق آنے والے صدر کے ساتھ ہے۔ ایک صدر اپنے کامیاب دورِ صدارت کے بعد دوسرے اہم دینی کاموں میں مصروف ہوتے ہیں اور ان کی جگہ صدارت کی ذمہ داری ایک اور نوجوان کے سپرد ہوئی ہے۔ جانے والے صدر کے لئے میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول کرتے ہوئے انہیں احسن جزا عطا فرمائے اور آنے والے صدر کے لئے ہمیں یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین اور اپنی جناب میں مقبول خدمات کی توفیق بخشے آمین۔

حضور نے فرمایا خدام الاحمدیہ کی تنظیم اس وقت جس مقام پر ہمیں نظر آتی ہے وہاں یہ مختلف ادوار میں سے گذر کر پہنچی ہے اس کی ابتداء ایک چھوٹے سے بیج کی طرح تھی جسے بویا گیا اور آج یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک تنومند اور مضبوط ہونے والے خوبصورت درخت کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ اس کے صدر بدلتے رہتے ہیں ہر صدارت نے گذشتہ روایات کو قائم رکھنے کی کوشش کی اور اپنے دور کی ضروریات اور تقاضوں کو پورا کیا۔ درحقیقت ایک زندہ وجود کے یہی دو کام ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا مجلس خدام الاحمدیہ کا تعلق حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی اس جماعت سے ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اس کی بشارتوں کے ماتحت غلبہ اسلام کی عظیم مہم کو سر کرنا ہے اور جس کی زندگی قیامت تک ممتد ہے لہٰذا خدام الاحمدیہ کی تنظیم بھی قیامت تک چلتی چلی جائیگی۔ خدام کو ہمیشہ یہ امر اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھنا چاہیے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کراچی کے السابقون الاولون تحریک جدید سال ۴۰ ہ

ان مخلصین نے اپنے چندے وعدوں کے ساتھ ہی ادا فرما دیئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

۱- مکرم قریشی خلیل احمد صاحب مارٹن روڈ -/۴۵
۲- " چوہدری منیر احمد صاحب " -/۳۸
۳- اہلیہ و بچگان " " " ۱۹/۵۰
۴- " " محمد رفیق صاحب " ۱۱/۵۰
۵- مکرم بشارت احمد صاحب " -/۶۰
۶- " مظفر محبوب " -/۱۶
۷- " منظور احمد صاحب شاہد جیونی -/۲۲
۸- اہلیہ و بچگان " " -/۱۱
۹- مکرم شیخ عبد الحفیظ صاحب محمد علی سوسائٹی -/۲۵۰۰
۱۰- " رفیق الرحمان صاحب (ڈونگ ") -/۵۵۰
۱۱- " منظور احمد صاحب شاد (ڈرگ کالونی) -/۳۰
۱۲- محترمہ اہلیہ صاحبہ " -/۱۵
۱۳- بچگان " " " -/۵
۱۴- مکرم مولوی سلطان محمد صاحب انور -/۴۵
۱۵- اہلیہ " " " -/۲۵
۱۶- مکرم عالم دین صاحب -/۲۱
۱۷- " کرنل ایم اے سعید صاحب -/۶۵۰
۱۸- " چوہدری محمد شریف صاحب ناظم آباد -/۳۵
۱۹- " قریشی فصیح الدین " " -/۱۵
۲۰- " محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی " -/۱۰
۲۱- " شیخ انوار رسول صاحب رام سوامی -/۲۵
۲۲- محترمہ بشریٰ شمس صاحبہ " -/۱۱
۲۳- " عائشہ علیمی خان صاحبہ مارٹن روڈ -/۲۰
۲۴- مکرم حفیظ احمد صاحب بٹ (لیاقت آباد) -/۴۵
۲۵- " چوہدری فضل الرحمان صاحب " ۱۷/۵۰
۲۶- " انتخاب احمد صاحب " ۵/۷۵
۲۷- " سلیم جاوید صاحب " -/۵
۲۸- " غلام نبی صاحب " -/۱۲
۲۹- " چوہدری عبد الواحد صاحب " -/۱۵
۳۰- " امجد علی صاحب " -/۱۰
۳۱- " شمشاد احمد صاحب " ۱۰/۵۰
۳۲- " محمد الیاس صاحب " -/۵
۳۳- " محمد سلیم صاحب " -/۵
۳۴- " محمد ادریس صاحب " -/۵
۳۵- " چوہدری افضل علی صاحب " -/۱۲
۳۶- " محمد احمد صاحب " ۱۲/۵۰
۳۷- " پیر محمد انور صاحب " -/۱۲
۳۸- " محمد انوار اللہ صاحب انصاری " -/۱۰
۳۹- " محمود احمد صاحب عاجز مع اہل و عیال " -/۳۱۳
۴۰- " ظہیر احمد صاحب قریشی۔ رام سوامی -/۲۵
۴۱- " حاجی شریف احمد صاحب " -/۱۲
۴۲- " کرامت حسین مختار صاحب مارٹن روڈ -/۱۳
۴۳- " غلام جیلانی صاحب۔ جیونی -/۱۷
۴۴- " سید ارتضیٰ علی صاحب سولجر بازار -/۱۶۱
۴۵- " میاں محمد شفیع صاحب۔ صدر بازار -/۱۰۰
۴۶- " ڈاکٹر محمد زبیر صاحب نکمتوی ناظم آباد -/۴۰
۴۷- مکرمہ ڈاکٹر محمودہ نذیر صاحبہ سوسائٹی -/۲۶۰
۴۸- مکرم عبد الرحیم صاحب ہومیو رحمانی مارٹن روڈ -/۵۰۰
۴۹- مکرم اورنگزیب خان صاحب مارٹن روڈ -/۱۰۰
۵۰- بچگان ڈاکٹر محمودہ نذیر صاحبہ سوسائٹی -/۱۱۰
۵۱- محترمہ اقبال بیگم صاحبہ سید سعید خالد صاحب صدر ۱۰/۵۰
۵۲- محترمہ بشریٰ سعادت صاحبہ، سید سعید خالد صاحب، بلقیس سعادت صاحبہ بنت، صدر ۱۰/۵۰
۵۳- محترمہ فرحت سلطانہ صاحبہ، رفعت سلطانہ صاحبہ، دختران سید سعید خالد صاحب ۱۰/۵۰
۵۴- محترمہ عابدہ بشریٰ صاحبہ بنت محترم حمید طارق صاحب ابن سید سعید خالد صاحب ۱۰/۵۰
۵۵- محترم رشید طارق صاحب ابن سید سعید خالد صاحب صدر -/۳۰
۵۶- مکرم سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب سولجر بازار -/۱۰۰
۵۷- مکرم شیخ خلیل الرحمان صاحب مع اہلیہ صاحبہ سوسائٹی -/۴۰
۵۸- محترمہ بشریٰ حمید احمد رانا صاحب شرقی -/۸۱
۵۹- محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت حمید رانا صاحب ۱۸/۵۰
۶۰- محترمہ امۃ المتین صاحبہ بنت حمید رانا صاحب ۱۷/۵۰
۶۱- محترمہ بشریٰ صاحبہ بنت حمید رانا صاحب ۱۸/۵۰
۶۲- مکرم آغا محمد عبد اللہ صاحب سعود آباد -/۳۰
۶۳- محترمہ بیگم صاحبہ " " " -/۹
۶۴- مکرم سید رشید علی صاحب جیونی -/۲۸

(وکیل المال اول تحریک جدید)

یاد رکھئے جلسہ سالانہ نمبر ۲۶ دسمبر کو شائع ہوگا

ضرورت انجن ڈرائیور

سندھ فارمز میں انجن ڈرائیوروں کی فوری ضرورت ہے معقول تنخواہ کے علاوہ غلہ اور دیگر مراعات بھی دی جائیں گی۔ خواہشمند احباب امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش سے درخواست بھجوائیں۔

(وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ)

بزم تاریخ تعلیم الاسلام کالج کے افتتاحی اجلاس میں تقریر خصوصی

محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب آف حیدر آباد (دکن) نے بزم تاریخ تعلیم الاسلام کالج کے سال ۷۴-۱۹۷۳ء کے افتتاحی اجلاس منعقدہ ۲۰ نومبر میں نواب بہادر یار جنگ پر اپنے مقالہ خصوصی میں نواب صاحب مرحوم کی خدمات ملت اسلامیہ کو زبردست خراج تحسین ادا کرتے ہوئے بتایا کہ نواب صاحب نہ صرف ایک بے نظیر مقرر ہی تھے بلکہ ان کو مسلم لیگ کی صف اول کے رہنماؤں میں ایک خاص مقام حاصل تھا۔ انہوں نے ملت اسلامیہ کے لئے اپنی جان مال اور اولاد غرضیکہ سب کچھ وقف کر دیا تھا۔ آپ نے اپنی جوانی ہی میں (نواب صاحب نے صرف ۳۹ سال عمر پائی) اس سیاسی سوجھ بوجھ کا اظہار کیا کہ آپ کو حضرت قائد اعظم کا مکمل اعتماد حاصل ہو گیا تھا۔ اور دونوں میں بے نظیر یگانگت قائم ہو گئی تھی۔ آپ نے مختلف واقعات میں بتایا کہ کس طرح نواب صاحب نے نظام حیدر آباد (دکن) آصف جاہ ہفتم کو بارہا اس امر پر آگاہ کیا کہ ان کی تمام عزت و منزلت اور دنیا کی سرفرازی اور اخروی نجات صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور آپ کی امت کی خیر خواہی سے ہی وابستہ ہے۔ محترم سیٹھ صاحب اس وقت پاکستان کی ان چند ہستیوں میں سے ہیں جن کو نواب بہادر یار جنگ کے ساتھ ان کے دست راست کی حیثیت سے کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ کو اتحاد المسلمین کی مجلس عاملہ کے رکن کی حیثیت سے کئی بار نواب صاحب کے ہمراہ حضرت قائد اعظم کی خدمت میں شرف باریابی بھی حاصل ہوا تھا۔ اس لئے جو کچھ محترم سیٹھ صاحب نے مقالہ میں تحریر فرمایا۔ آپ کے ذاتی تعلقات اور تجربات کا مرقع تھا۔

جلسہ کی صدارت جلسہ افتتاحیہ کے مہمان خصوصی محترم ابو العطاء صاحب فاضل نے فرمائی۔ آپ نے بھی اپنے صدارتی ارشادات میں نواب بہادر یار جنگ سے اپنی ذاتی ملاقات کا ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ نواب صاحب ملت اسلامیہ کی سربلندی کے لئے فرقہ وارانہ تعصب کو سخت خطرناک سمجھتے تھے اور اس کی کوشش میں رہتے تھے کہ دشمن کے مقابلہ میں تمام فرقہ ہائے اسلامی دیوار کی مانند صف بستہ ہو جائیں۔ کیونکہ یہی غلبہ اسلام کے حصول کا صحیح طریقہ ہے۔

جلسہ کے شروع میں مکرم منصور احمد نسیم صاحب صدر بزم تاریخ متعلم سال چہارم تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے تمام حاضرین کو خوش آمدید کہتے ہوئے محترم مہمان خصوصی اور صدر اجلاس و محترم مقالہ نگار صاحب کا تعارف کروایا۔ جلسہ کے اختتام پر محترم ابو العطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی اور یوں یہ ایک علمی مجلس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ (سیکرٹری بزم تاریخ۔ تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

الوداعی تقریب بسلسلہ [illegible]

کسی مقام پر ٹھہرنا اور رک جانا موت کے مترادف ہے اور یہ ان کے مقدر ہی نہیں ہے انہوں نے تو بہرحال آگے ہی آگے بڑھنا ہے۔ اس لئے ہر نئے آنے والے صدر پر پہلے سے زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کیونکہ اس نے مرکز ہدایت یعنی خلافت سے جاری ہونے والی ہدایات کے ماتحت نہ صرف پہلے سے ہونے والے کام اور روایات کو جاری رکھنا ہے بلکہ نئی ضروریات اور نئے تقاضوں کو بھی پورا کرنا ہے جس کے لئے نئی کوشش اور نئے عزم کی ضرورت ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم چوہدری حمید اللہ صاحب کو ان کی خدمات کی احسن جزا دے اور انہیں اپنی نئی دینی ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی کے ساتھ آئندہ بھی ادا کرنے کی توفیق بخشے اور نئے آنے والے صدر کو بھی ہر وقت چوکس اور بیدار رہ کر ہمت، تندہی، فراست اور تقویٰ و طہارت کے ساتھ مجلس کے جملہ کاموں کو آگے ہی آگے بڑھانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی کے لئے بہترین تحفہ

اکسیر اٹھرا

حمل ضائع ہو جاتے ہوں۔ بچے لاغر اور سوکھ جاتے ہوں یا بچپن ہی میں فوت ہو جاتے ہوں یا صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کے لئے از حد مفید ہے۔ فی کورس ... روپے۔ ہر قسم کی پوشیدہ و پیچیدہ امراض کا علاج تسلی بخش کیا جاتا ہے

شفاخانہ رفیق حیات

گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"امیر شریعت" احرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری

کیا یہ تحریف قرآن ہے یا "جوش خطابت"؟

(۱) "اِنَّ نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّ لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۵"

("خطبات امیر شریعت" مرتبہ جانباز مرزا صفحہ ۳۳)

اصل آیت: "اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۵"

(سورۃ الحجر: آیت ۹)

(۲) "لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡھِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡھُمۡ"

("خطبات امیر شریعت" مرتبہ جانباز مرزا صفحہ ۴۳)

اصل آیت: "لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡھِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِھِمۡ"

(سورۃ آل عمران: آیت ۱۶۴)

(۳) "واعدو فہم ما متلقہ"

("خطبات امیر شریعت" - مرتبہ جانباز مرزا - صفحہ ۸۷)

اصل آیت: "وَاَعِدُّوۡا لَھُمۡ مَّا اسۡتَطَعۡتُمۡ"

(قرآن کریم، سورۃ الانفال - آیت ۶۰)

(۴) "محمد الرسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار"

("شاہ جی" سوانح سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ صفحہ ۲۶۲ - مولف نذیر مجیدی لائلپوری)

اصل آیت: "مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ؕ وَالَّذِیۡنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ"

(سورۃ فتح: آیت ۳۰)

محترم چوہدری سلطان علی صاحب ورک وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری سلطان علی صاحب ورک سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ اپنے آبائی گاؤں بھاگووال ضلع سیالکوٹ میں ۲۵ نومبر ۱۹۷۳ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ ۲۶ نومبر کو آپ کی نعش کو ربوہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ نماز جنازہ محترم مولانا محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔

مرحوم چوہدری محمد اسلم صاحب ورک، ڈاکٹر محمد اکرم صاحب ورک، چوہدری محمد ارشد صاحب ورک، چوہدری محمد امجد صاحب ورک اور چوہدری محمد اطہر صاحب ورک کے والد محترم تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے آمین!

مکرم مہر عاشق محمد صاحب سیال مرگانہ وفات پا گئے

خاکسار کے چچا محترم مہر عاشق محمد صاحب سیال مرگانہ (ریٹائرڈ قانونگو) پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باگڑ ضلع ملتان یکم فتح (دسمبر) ۱۳۵۲ھش کی شب کو دل کے حملہ سے جنت کو سدھار گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کی نعش ربوہ لائی گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ۳ فتح کو بوقت دوپہر آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری

۴ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے قبر پر دعا کروائی۔

مرحوم امام وقت کی تحریکات پر لبیک کہنے والے اور سلسلہ احمدیہ کے نہایت درجہ فدائی وجود تھے۔ ۱۸ سال تک جماعت احمدیہ باگڑ کے پریذیڈنٹ رہے۔ ۷۳ سال کی عمر پائی۔

آپ نے اپنی بیوہ (میری پھوپھی) کے علاوہ تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ سوائے ایک فرزند کے باقی سب اولاد شادی شدہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ملک منصور احمد عمر - شاہد)

ضروری اعلان برائے سٹیج ٹکٹ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے لئے سٹیج حاصل کرنے کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مقامی امیر یا صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ ۱۲ دسمبر تک نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ کو بھجوائیں۔

(احباب اپنے کوائف کے علاوہ سٹیج کے لئے وجہ استحقاق بھی تحریر فرمائیں۔ ۱۲ دسمبر کے بعد آنے والی درخواستوں کا زیر غور آنا بہت مشکل ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

رحمت بازار اور گول بازار کے دوکانداران توجہ فرمائیں!

رحمت بازار اور گول بازار کے دکاندار احباب براہ مہربانی مندرجہ ذیل امور اچھی طرح نوٹ فرمالیں:۔

(۱) اپنی دوکان پر تمام اشیاء کی قیمت سامنے آویزاں کریں

(۲) دوکان یا دوکان کا کوئی حصہ بغیر اجازت ناظم بازار جلسہ سالانہ کسی کو عارضیتاً یا کرایہ پر نہ دیں

(۳) لاؤڈ سپیکر ہرگز استعمال نہ کریں۔

(۴) سرِعام نہ خود سگریٹ پئیں۔ نہ پینے دیں۔

(۵) معاونین نظامت بازار سے ہر قسم کا تعاون فرمائیں۔

(ناظم بازار - جلسہ سالانہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ڈھاکہ ۷ دسمبر۔ مشرقی پاکستان کے سابق گورنر ڈاکٹر اے ایم مالک کو ڈھاکہ سنٹرل جیل سے رہا کر دیا گیا۔ مجیب انتظامیہ نے انہیں پاک فوج کا ساتھ دینے کے الزام میں عمر قید کی سزا دی تھی۔ ان کے علاوہ ڈھاکہ یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر سجاد حسین کو بھی رہا کر دیا گیا ہے۔ مجیب انتظامیہ کے حالیہ احکامات کے تحت ۳۶ ہزار محب وطن افراد کو رہا کیا جائے گا۔

قاہرہ ۷ دسمبر۔ سویز کے قریب مصری اور اسرائیلی جنگی طیاروں کی جھڑپ ہوئی جس میں ایک اسرائیلی طیارہ گرا لیا گیا۔ یہ جھڑپ سویز کے قریب عین السخنہ کے قریب ہوئی۔

اسلام آباد ۷ دسمبر۔ وزیراعظم بھٹو خلیج فارس کی چار ریاستوں کا سہ روزہ سرکاری دورہ کریں گے۔ وزیراعظم ان ریاستوں کے دورے پر ۱۰ دسمبر کو روانہ ہوں گے۔

لاہور ۷ دسمبر۔ مجوزہ اسلامی کانفرنس جو لاہور میں چار روز جاری رہے گی، پچیس سے زائد ممالک شریک ہوں گے۔ یہ بات اسلامی سیکرٹریٹ کے اسسٹنٹ سیکرٹری نے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ کانفرنس کی قطعی تاریخ کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔

لاہور ۷ دسمبر۔ پاکستان کے ۹۰۳ جنگی قیدیوں کا ایک اور قافلہ جن میں پولیس کے آٹھ آدمی شامل ہیں واہگہ سرحد کے راستے وطن واپس پہنچ گیا۔ یہ لوگ الہ آباد کے کیمپ ۳۵، ۲۴ سے آئے ہیں۔

حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں:۔
"تریاق سلیمانی معدہ کی خرابی۔ ہاضمہ اور قبض کے لئے بھی مفید ہے۔ گھر میں ملازموں کو بھی دی، خود بھی استعمال کر کے دیکھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مفید ہے۔"
تیار کردہ المنار دواخانہ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل - ۵۴

درخواست دعا۔ محترم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی سابق مبلغ بھی مختلف عوارض کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔